

15

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں

کے وارث بنیں

کیمبر اگست ۲۰۰۳ء مطابق کیمبر ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)



☆..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں

☆..... قیام خلافت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے پھر پورا کیا اور جماعت کے شکرگزاری

کے جذبہ کی اس نے قدر کی

☆..... پس اپنی وفاؤں، اپنی دعاؤں اور اپنے مولا کے حضور شکرگزاری کے

جذبات کے اظہار سے اسکے فضلوں کی بارش کو کبھی رکنے نہ دیں

☆..... دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو

☆..... جلسہ سالانہ برطانیہ میں کام کرنے والے تمام کارکنان کا شکر یہ اللہ تعالیٰ

سب کو جزائے خیر دے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیت تلاوت فرمائی

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾

(ابراہیم: ۸)

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر و احسان ہے اور اس پر ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ سالانہ یو کے کو بیخبر و خوبی اختتام تک پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہم نے دیکھی اور محسوس کی اور ہر ایک نے جس نے بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے تمام ممالک میں جہاں جہاں بھی اس جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی یہی اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے نازل ہوتے دیکھا۔ الحمد للہ، الحمد للہ۔ یہ سب اسی حقیقی اسلامی تعلیم کا حصہ ہے اور اسی کی وجہ سے ہے جو اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آج تمام اسلامی دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو یہ پتہ ہی نہیں، علم ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے کیا طریق ہیں۔ اور پھر اپنے وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کو کس طرح بڑھاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ اس کا فضل مانگا، اس کا رحم مانگا۔ اس کے حضور جھکے، اپنے اندر خلافت کی نعمت کو قائم رکھنے کے لئے بے انتہا تڑپے۔ نتیجہ وہ خدا جو اپنے بندے سے بے انتہا پیار کرنے والا خدا ہے، جو بندے کے ایک قدم آگے کی طرف بڑھانے سے کئی قدم اس کی طرف بڑھتا ہے۔ اس خدا نے جو سچے وعدوں والا خدا ہے اپنے بندوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ خدا جو مٹی کے ذرے سے بھی کام لینے کی طاقت رکھتا ہے، وہ خدا جو ایک تنکے میں بھی فولاد کے شہتیر سے بھی زیادہ

مضبوطی پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس نے ہم پر رحم فرمایا اور احمدیت کے قافلہ کو پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں کر دیا۔ اس پر ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اپنے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا دئے۔ اپنی وفاؤں کو انتہا تک پہنچایا اور خلافت کے قیام کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔ اس خدا نے بھی جماعت کی اس شکرگزاری کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے جماعت پر اپنے فضلوں کی بارش اور تیز کر دی۔ اور یہ بارش کوئی رکنے والی بارش نہیں۔ اور یہ بارش انشاء اللہ بر سے گی اور برستی رہے گی کیونکہ یہ ہمارے رب کا اعلان ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس اپنی وفاؤں، اپنی دعاؤں اور اپنے مولا کے حضور اپنے شکرگزاری کے جذبات کے اظہار سے، اس کے فضلوں کی برستی بارش کو کبھی رکنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس سوہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرمادئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة الفتح باب قوله ليغفر لك الله تعالى.....)

یہ شکر و احسان کے جذبات، اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں، اس کی حمد سے اپنی زبانیں ترکھنا صرف جماعتی طور پر فضلوں اور رحمتوں کے نازل ہونے کے لئے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے ہر شخص سے جس کی انفرادی زندگی میں بھی، جس کی خاندانی زندگی میں بھی اس شکر کے طفیل ہر مومن پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے اور اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی بھلائی کے لئے بھی، اپنی ترقیات کے لئے بھی، اپنے خاندان کی بھلائی کے لئے بھی، اپنی نسلوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے بھی شکر نعمت کرتے رہنا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ کہا کہ اے اللہ جو بھی نعمت مجھے ملی وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں اور شکر تیرے ہی لئے ہیں۔ تو گویا اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے اسی طرح شام کے وقت دعا کی تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الأدب باب ما یقول اذا أصبح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا سیکھی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي اَعْظَمُ شُكْرَكَ وَاكْثَرُ ذِكْرَكَ وَاَتْبَعُ نَصِيحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ اے میرے اللہ! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیرے شکر کا حق ادا کر سکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کر سکوں اور تیری باتوں پر عمل کر سکوں اور تیرے احکام کی پابندی کر سکوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب من ادعیت النبی ﷺ)

عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد شکر کا سرچشمہ ہے جس

نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الدعوات الفصل الثانی ۲۳۰۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے

ہیں:

”اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے! میں تو مرجاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائی گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا (کوئی) محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے! جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہوگئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔“

(من الرحمن، روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۱۶۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: بندہ جب اپنے ارادوں سے علیحدہ ہو

جائے اور اپنے جذبات سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے طریقوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جائے اور اپنے اس رب کو پہچان لے جس نے اپنی عنایات کے ساتھ اس کی پرورش کی اور وہ اس کی تمام اوقات حمد کرتا رہے اور اس سے پورے دل بلکہ اپنے تمام ذرات سے محبت کرے تو اس وقت وہ عالموں میں سے ایک عالم ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام **أَعْلَمُ الْعَالَمِينَ** کی کتاب میں اُمت رکھا گیا ہے۔“

(اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۴۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۳۴-۳۵)

جب انسان، ایک مومن انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو پھر بے اختیار اس کی توجہ حمد کی طرف ہو جاتی ہے کیونکہ ہماری شکرگزاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی، جس کے فضل بے انتہا اور لاتعداد ہیں۔ ان کا شکر ممکن ہی نہیں۔ تو یہ بھی اس کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنی حمد کے طریقے بھی ہمیں سکھلا دئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ عربی میں تعریف کے لئے کئی الفاظ آتے ہیں۔ حمد، مدح، شکر، ثنا۔ اللہ تعالیٰ نے حمد کا لفظ چنا ہے جو بلاوجہ نہیں۔ شکر کے معنی احسان کے اقرار اور اس پر قدر دانی کے اظہار کے ہوتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہو تو صرف قدر دانی کے معنی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حمد اس سے زیادہ مکمل لفظ ہے کیونکہ حمد صرف احسان کے اقرار کا نام نہیں ہے بلکہ ہر حسین شے کے حسن کے احساس اور اس پر اظہار پسندیدگی اور قدر دانی کا نام بھی ہے۔ پس یہ لفظ زیادہ وسیع ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”الحمد ایک جامع دعا ہے اور اس کا مقابلہ کوئی دعا نہیں کر سکتی۔ نہ کسی مذہب نہ کسی احادیث کی دعائیں۔“

(تشحید الاذہان جلد ۸ نمبر ۱ صفحہ ۴۳۴)

پھر آپؑ مزید فرماتے ہیں: ”عمدہ دعا الحمد ہے۔ اس میں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

نَسْتَعِينُ﴾ دونوں ترقی کے فقرے موجود ہیں۔“

(بدر ۱۳۱/ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی

صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔ اور کامل ترین حمد ربّ جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ ربّ ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محدودوں کا محمود ہے (یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں، وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں)۔ اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر، حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور یہ امر فصیح و بلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔ اور وہ ان کا قائم مقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے۔ چونکہ کفار بلا وجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کا لفظ اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطا یا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخر شہاری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رزاق متولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔“

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ: ”..... لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفت نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری قابل حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارہ میں کتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ خوب سوچو کیا تمہیں کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو۔ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو۔ اور اگر تم ایسا گمان

کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو۔“

(کرامات الصادقین۔ صفحہ ۶۵-۶۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں اور مصنوعات میں پائی جاتی ہیں۔ وہ حقیقت میں خدا کی ہی تعریفیں ہیں اور اسی کی طرف راجع ہیں کیونکہ جو خوبی مصنوع میں ہوتی ہے۔ وہ حقیقت میں صانع کی ہی خوبی ہے یعنی آفتاب دنیا کو روشن نہیں کرتا حقیقت میں خدا ہی روشن کرتا ہے اور چاند رات کی تاریکی نہیں اٹھاتا حقیقت میں خدا ہی اٹھاتا ہے اور بادل پانی نہیں برساتا حقیقت میں خدا ہی برساتا ہے۔ اسی طرح جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی بینائی ہے اور جو کان سنتے ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی شنوائی ہے اور جو عقل دریافت کرتی ہے وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی دریافت ہے اور جو کچھ آسمان کے اور زمین کے عناصر و صاف جمیلہ دکھا رہے ہیں اور ایک خوبصورتی اور تروتازگی جو مشہود ہو رہی ہے حقیقت میں وہ اسی صانع کی صفت ہے جس نے کمال اپنی صفت کاملہ سے ان چیزوں کو بنایا ہے اور پھر بنانے پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ایک رحمت شامل رکھی ہے، جس رحمت سے اس کا بقا اور وجود ہے۔ اور پھر صرف اس پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ ایک چیز کو اپنے کمال اعلیٰ تک پہنچایا ہے۔ جس سے قدر و قیمت اس شے کی کھل جاتی ہے پس حقیقت میں محسن اور منعم بھی وہی ہے اور جامع تمام خوبیوں کا بھی وہی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے: الحمد للہ رب العلمین۔“

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔“

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۶)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ”قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔“

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۱۳۵ جدید ایڈیشن)

ایک حدیث ہے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہو۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۳۴۲)

ایک اور مضمون میں اسی ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں، بندوں کی شکرگزاری کا۔ اور اسی طرح ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی ناشکر گزار ہے۔ پس اسی لحاظ سے اب جلسے کے بعد میں ان تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کا شکر گزار ہوں جن میں ایک بہت بڑی تعداد جو انوں کی بھی ہے جنہوں نے رات دن ایک کر کے، انتھک محنت کر کے بڑی خوش اسلوبی سے تمام کاموں کو سرانجام دیا۔ انتظامیہ کے اندازہ سے کہیں زیادہ مہمانوں کی آمد کی وجہ سے تمام انتظامات درہم برہم ہونے کا خطرہ تھا۔ اور قدرتی طور پر ایسے حالات میں جب کہ موسم بھی قابل اعتبار نہ ہو۔ اور پہلے دن تو جیسا کہ سب نے دیکھا، تیز ہوا کی وجہ سے بعض ہلکی مارکیاں جو رہائش کے لئے لگائی گئی تھیں وہ بھی کھڑی نہ رہ سکیں۔ رہائش کی جگہ عمومی طور پر ویسے بھی تنگ ہو گئی۔ کھانے کا انتظام بھی متاثر ہو سکتا تھا بلکہ آخری دن روٹی پلانٹ بھی خراب ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ کچھ دیر بعد ٹھیک ہو گیا۔ تو قدرتی طور پر ایسے حالات میں Panic ہو جانا یا Panic پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو انہونی ہو۔ لیکن بے انتہا حمد و شکر کے جذبات سے اس پیارے خدا کے آگے سر جھک جاتے ہیں کہ جس نے کسی افراتفری کا ایسے حالات میں احساس بھی پیدا نہیں ہونے دیا اور پھر بے اختیار شکر کے جذبات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کے ان کارکنوں کے لئے بھی پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے یورپ کے اس ماحول میں پرورش پائی، پلے بڑھے، لیکن پھر بھی بے انتہا قربانی کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں حتی الوسع کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ پھر بعد میں صفائی کے کام کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مجھے امید ہے کہ اب تک اسلام آباد کی گراؤنڈز کا علاقہ بھی صاف ہو چکا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ مجھے بڑی فکر تھی، طبعی طور پر مجھے فکر ہونی بھی چاہئے تھی۔ پہلا جلسہ تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور فضل کے

جلوے دکھائے اور دکھاتا چلا جا رہا ہے لیکن فکر یہ بھی تھی کہ کہیں کوئی بدانتظامی نہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بہت سے شامین جلسہ نے اس طور پر اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر انتظامات گزشتہ سالوں سے بہت بہتر تھے۔ الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ اور ساتھ ہی میں جیسے کہ پہلے بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کر چکا ہوں، دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری فکر کو دور کیا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس شکرگزاری کے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں لیکن اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر دے، خیر اور اس کا بہترین بدلہ دے تو اس نے شاکا حق ادا کر دیا۔ یعنی ایک حد تک شکرگزاری کا فرض پورا کر دیا۔

اسی طرح مہمانوں نے کمال صبر و حوصلہ سے انتظامات میں کمیوں کو برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔ جس طرح اس جلسہ میں تمام مہمانوں اور میزبانوں نے میرے لئے سکون کے سامان بہم پہنچائے، محبت و وفا کے معیار قائم کئے، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور آپ کی جماعت اور خلافت سے یہ محبت ہمیشہ قائم رہے۔

آخر میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باہر سے متعدد خطوط آرہے ہیں کہ بہت اچھے پروگرام تھے اور بہت احسن رنگ میں انہوں نے تمام کارروائی ہم تک پہنچائی۔ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں: ”میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ میں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَوَّلًا وَاخِرًا وَاظْهَرًا وِبَاطِنًا هُوَ وَلِيُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب

لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری..... میں

شامل رکھے۔

پھر فرماتے ہیں: ”نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائیگی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کا نپتے ہیں خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوایا خدا۔ پہلے اس سے ابو جہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے۔ مگر اب وہ کہاں ہیں۔ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بد قسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۵)

